جلد ۵۳/۱۸	۸ صلح ۱۳۴۳ ہش ۲۲ شعبان ۱۳۸۳ھ ۸ جنوری ۱۹۶۴ء	نمبر ۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت یابی کیلئے دعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے ان دنوں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت انفلوئنزا کی وجہ سے زیادہ ناساز چلی آرہی ہے۔ احباب ان دنوں خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہم مردہ دلوں کو زندہ کرنے اور ان میں زندگی کی روح پھونکنے کو آئے ہیں

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اپنے مخالفوں کے مقابل پر نرمی سے کام لیا کرے

"یہ بھی یاد رکھو کہ ہمارا طریق نرمی ہے۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اپنے مخالفوں کے مقابل پر نرمی سے کام لیا کرے۔ تمہاری آواز تمہارے مقابل کی آواز سے بلند نہ ہو۔ اپنی آواز اور لہجہ کو ایسا بناؤ کہ کسی دل کو تمہاری آواز سے صدمہ نہ ہو۔ ہم قتل اور جہاد کے واسطے نہیں آئے بلکہ ہم تو مقتولوں اور مردہ دلوں کو زندہ کرنے اور ان میں زندگی کی روح پھونکنے کو آئے ہیں۔ تلوار سے ہمارا کاروبار نہیں نہ یہ ہماری ترقی کا ذریعہ ہے۔ ہمارا مقصد نرمی ہے اور نرمی سے اپنے مقاصد کی تبلیغ ہے۔ غلام کو وہی کرنا چاہیئے جو اس کا آقا اس کو حکم کرے۔ جب خدا تعالیٰ نے ہمیں نرمی کی تعلیم دی ہے تو ہم کیوں سختی کریں۔ ثواب تو فرمانبرداری میں ہوتا ہے اور دین تو یہی اطاعت کا نام ہے نہ یہ کہ اپنے نفس اور ہوا و ہوس کی تابعداری سے جوش دکھادیں۔

یاد رکھو جو شخص سختی کرتا اور غضب میں آجاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں۔ وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے جو اپنے مقابل کے سامنے جلدی طیش میں آکر آپے سے باہر ہوجاتا ہے۔ گندہ دہن اور بے لگام کے ہونٹ لطائف کے چشمہ سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں غضب اور حکمت دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو مغلوب الغضب ہوتا ہے اس کی عقل موٹی اور فہم کند ہوتا ہے۔ اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دیئے جاتے۔ غضب نصف جنون ہے جب یہ زیادہ بھڑکتا ہے تو پورا جنون ہو سکتا ہے۔

ہماری جماعت کو چاہیئے کل ناکردنی افعال سے دور رہا کریں وہ شاخ جو اپنے تنے اور درخت سے سچا تعلق نہیں رکھتی وہ بے پھل رہ جاتی ہے۔ سو دیکھو اگر تم لوگ ہمارے اصل مقصد کو نہ سمجھو گے اور شرائط پر کاربند نہ ہوگے تو ان وعدوں کے وارث تم کیسے بن سکتے ہو جو خدا تعالیٰ نے ہمیں دیئے ہیں۔"

(الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء)

ربوہ کا موسم ربوہ ۷ جنوری۔ یہاں گزشتہ تین روز سے مطلع مسلسل ابر آلود ہے اور گاہے گاہے ہلکی بارش کا سلسلہ جاری ہے۔ جس کی وجہ سے فضا میں خنکی بڑھ گئی ہے اور سردی نے کافی شدت اختیار کرلی ہے۔

وقف جدید کے وعدے جلد ارسال فرمائیں

حضور کا پیغام برائے سال ہفتم آپ کے اخبار کے ذریعہ راجعون رہا ہے آپ کو پہنچ رہا ہے۔ خادم دین جاتے ہوئے اپنے سکرٹری وقف جدید کو دیدیں یا بذریعہ ڈاک دفتر ہذا میں ارسال فرمادیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء (ناظم مال وقف جدید)

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کیلئے دعا کی درخواست

ربوہ ۷ جنوری۔ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طبیعت گزشتہ چند روز سے بہت ناساز ہے۔ اسہال کے باعث کمزوری کافی ہوگئی ہے۔ احباب آپ کی شفایابی کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے

بیرونی ممالک سے آئے ہوئے مبلغین اسلام کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب

تقریب میں صدارت کے فرائض محترم مولوی محمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ مشرقی پاکستان نے ادا فرمائے

ربوہ ۷ جنوری۔ کل مورخہ ۶ جنوری ۱۹۶۴ء بعد نماز عصر کمیٹی روم تحریک جدید میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے ان مبلغین اسلام کے اعزاز میں جو بیرونی ممالک میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد حال ہی میں ربوہ واپس تشریف لائے ہیں۔ ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ اس تقریب میں صدارت کے فرائض محترم مولوی محمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ مشرقی پاکستان نے ادا فرمائے۔

اس موقعہ پر جن احباب کو میدان تبلیغ سے ان کی کامیاب مراجعت پر خوش آمدید کہا گیا۔ ان میں مبلغین سیرالیون مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب اور مکرم مرزا غلام احمد صاحب نسیم، مبلغ لبنان مکرم نصیر احمد خان صاحب

(باقی صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

نئے سال کو نیک عزم اور نیک ارادوں کے ساتھ شروع کرو

بیشک دنیا کماؤ لیکن دین کو ہمیشہ دنیا پر مقدم رکھو

انسانی زندگی کا اصل مقصود دنیوی ترقیات نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۱، دسمبر ۱۹۵۴ء — بمقام ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اس سال کا

جلسہ سالانہ خیریت سے گذر گیا ہے

آنے والے آئے اور کچھ دن یہاں گزار کے چلے بھی گئے لیکن اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ ان میں سے کتنے خدا تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی نظر میں آئے اور کتنے خدا تعالیٰ اور اسکے فرشتوں کی نظر میں باوجود جسمانی طور پر یہاں آنے کے پھر بھی نہیں آئے جب سے دنیا کی تاریخ شروع ہوئی ہے اور جب سے آدمؑ کی اولاد دنیا میں پھیلی ہے اس وقت سے ایک بات انسان میں نظر آتی ہے کہ اس کی حالت اپنے

ماحول کے اثر کے نیچے

بدلتی رہتی ہے دلیلیں وہی ہوتی ہیں۔ براہین وہی ہوتے ہیں لیکن ان کے نتائج کسی اور رنگ میں نکلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت جو آدمؑ کے زمانہ میں تھے وہی اب بھی ہیں۔ آدمؑ کے وقت میں جو انبیاءؑ کی سچائی کے ثبوت تھے وہی ثبوت اب بھی ہیں۔ آدمؑ کے زمانہ میں بعث بعد الموت کے جو دلائل تھے وہی دلائل اب بھی ہیں۔ خدا تعالیٰ بھی نہیں بدلا۔ رسالت بھی نہیں بدلی۔ مابعد الموت بعثت کے متعلق بھی

کوئی نئی مشکل

پیدا نہیں ہوئی مگر باوجود اس کے دنیا پر یہ دور آتے ہوئے نظر آتے ہیں کبھی لوگ ماننے لگ جاتے ہیں اور کبھی منہ پھیر لیتے ہیں۔ کبھی انہیں کسی رسول پر ایمان لانے کی توفیق ملتی ہے اور کبھی اسی پر ایمان لانے کی توفیق نہیں ملتی۔ کبھی انہیں موت کے بعد کی زندگی پر یقین ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا۔ اگر ان کے دلائل اور براہین بدلتے تو ہم کہتے کہ

دلائل اور براہین کے بدلنے سے

ان کی حالت بدل گئی ہے لیکن دلائل وہی نظر آتے ہیں جو پہلے تھے۔ یہ کہ کسی زمانہ میں کسی مامور کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے بعض نشانات ظاہر ہوئے تو یہ اور بات ہے۔ آدمؑ کے زمانہ سے زمانہ کے حالات کے مطابق نشانات بدلتے رہے ہیں۔ اگر کسی وقت کسی نبی نے اپنے بیٹے کی پیدائش کی یا اپنی جماعت کی ہجرت کی خبر دی ہے اور یہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر دلالت کرنیوالا ایک نشان بن گیا تو یہ نشان بہرحال ایک نشان ہی ہے لیکن خدا تعالیٰ کی توحید کے جو دلائل پہلے تھے وہی اب بھی ہیں۔

فرق صرف یہ ہے

کہ کسی نے زبان کے محاورہ کے مطابق یا اس زمانہ کے لوگوں کے خیالات کے مطابق انہیں کسی اور رنگ میں بیان کر دیا لیکن مغز تقریر یہ ہے کہ خدا ایک ہے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ اب ایک ہی قسم کے دلائل کے ہوتے ہوئے جو زمانہ بدلتا رہتا ہے تو اس کے صاف معنے یہ ہیں کہ انسان اپنے ماحول سے متاثر ہوتا ہے۔ اور جب ماحول میں بھی ایک تاثیر ہوتی ہے تو ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ وہ کونسا ماحول ہوتا ہے جس سے انسان متاثر ہوتا ہے۔ اگر کوئی نبی دنیا میں آتا ہے اور وہ ایک نئی جماعت پیدا کر جاتا ہے۔ وہ لوگوں میں خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین پیدا کر جاتا ہے یا بعث بعد الموت پر یقین پیدا کر جاتا ہے اور ساری قوم ایک رنگ میں رنگین ہو جاتی ہے تو پھر وہ کونسا ماحول ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں ایمانوں میں کمزوری پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اگر یہ ہوتا کہ وہ ایک ملک میں ہوتا تو اور حالت ہوتی اور دوسرے ملک میں ہوتا تو اور حالت ہوتی تو ہم کہتے ملکی یا قومی ماحول بدل گیا ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک ہی ماحول تھا۔ وہی آپ کے صحابہؓ کو ملا۔ پھر تابعین ہوئے اور پھر تبع تابعین ہوئے مگر جو یقین صحابہؓ کو حاصل تھا وہ تابعین اور تبع تابعین کو حاصل نہ تھا۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ ماحول جو بدلتا ہے وہ زیادہ تر اقتصاد کی بناء پر بدلتا ہے۔ ہمیں یہ چیز ہر نبی کے زمانہ میں نظر آتی ہے کہ اس کی جماعت میں آہستہ آہستہ تمدنی اور مالی ترقی پیدا ہوتی ہے اور پھر یہ چیز لازمی نظر آتی ہے کہ

ظاہری اموال اور دولت

کی ترقی کے ساتھ ساتھ ایمان کم ہوتا جاتا ہے جب تک اموال کی زیادتی نہیں ہوتی اس وقت تک ایمان باقی رہتا ہے اور جوں جوں تمدنی اور مالی ترقی آتی جاتی ہے ایمان کمزور ہوتا جاتا ہے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے یا تو ہم یہ سمجھیں کہ جب کسی نبی کے ارد گرد غرباء اکٹھے ہوتے ہیں تو وہ اس خیال سے جمع ہوتے ہیں کہ اس کے ماننے سے انہیں دنیا ملے گی۔ جیسے

ہندوؤں اور یہودیوں کا عقیدہ

ہے کہ نبی کا سب سے بڑا کام اور پیغام یہی ہوتا ہے کہ اس کے ماننے سے لوگوں کو دنیا ملتی ہے۔ یہودیوں کی کتابوں میں مرنے کے بعد کی زندگی کا بہت کم ذکر ہے۔ یہی حال ہندو کتابوں کا ہے ہندو سمجھتے ہیں کہ

نبی آنے کے نتائج

دنیوی ترقی کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں اور جب ان کی کتابوں میں یہ چیز موجود ہوتی ہے کہ جب بھی کوئی نبی دنیا میں آتا ہے تو اسکے ماننے سے لوگوں کو دنیا ملتی ہے تو وہ اسے مانتے ہی اسلئے ہیں لیکن بعض قومیں ایسی بھی ہیں جن میں یہ بات نہیں پائی جاتی مثلاً عیسائی ہیں ان کی کتابوں میں مابعد الموت زندگی پر یہود سے زیادہ زور ہے زرتشتیوں میں بھی اس پر یہودیوں سے زیادہ زور ہے۔ اسلام کے زمانہ میں انسانوں کی کمزوری دیکھ کر خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے یہ تدبیر کی کہ قرآن کریم میں

اگلے جہان کی ترقی

کے الفاظ سے اسی دنیا کی ترقی کی خبر دی گئی اور اسی لئے عیسائیوں نے قرآن کریم پر یہ الزام لگایا ہے کہ قرآن کریم میں کوئی نشان نہیں پایا جاتا۔ درحقیقت قرآن کریم میں جو

دنیوی فتوحات کا ذکر

آتا ہے وہ بھی اگلے جہان کے انعامات کے ذکر میں آتا ہے یعنے مراد اس سے فلسطین اور مصر کی فتوحات ہوتی ہیں لیکن الفاظ اس قسم کے استعمال کیے جاتے ہیں جو اگلے جہان پر دلالت کرتے ہیں۔ ایسا کرنے سے خدا تعالیٰ کا لوگوں کو یہ ہدایت دینا مقصود ہوتا ہے کہ

انسانی زندگی کا اصل مقصود

اگلا جہان ہے لیکن بعض لوگ اس رَو میں بہ گئے کہ انہیں دنیوی ترقیات مل جائیں۔ صحابہؓ کے بعد جو جماعت آئی ان کا بڑا کام یہی نظر آتا ہے کہ انہیں کوئی دنیوی فتح مل جائے۔ یا کوئی میل اور جرنیلی مل جائے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ آیا۔ آپ نے بھی قرآنی اصطلا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

میں یہ اقرار لیا کریں

دین کو دنیا پر مقدم

کہ ول گر اس پر لوگ آپ کی بیعت کرنے لگے۔ لیکن آپ کی جماعت کا بھی وہی حال ہے جو پہلے انبیاء کی جماعتوں کا تھا۔ آہستہ آہستہ وہ سب باتیں مٹتی جاتی ہیں۔ جن پر ابتداء میں زور دیا جاتا تھا۔ ابتداء میں استغفار اور ذکر الٰہی اور عبادت پر زور تھا۔ لیکن اب اس بات کو بُرا سمجھا جاتا ہے کہ فلاں جرنیل بن گیا ہے۔ فلاں حکومت کا سکرٹری بن گیا ہے اور جو شخص جرنیل یا کرنیل بن جاتا ہے جماعت سمجھتی ہے کہ وہی زیادہ معزز ہے۔ اور جو شخص عبادت گزار ہوتا ہے۔ اس کے متعلق سمجھا جاتا ہے کہ یہ شخص

دماغی طور پر کمزور

تھا اس لئے کوئی بڑا عہدہ حاصل نہ کر سکا۔ اب یہ اپنا دل خوش کرنے کے لئے عبادت میں مشغول رہتا ہے۔ غرض جوں جوں جماعت کو دنیوی ترقیات مل رہی ہیں دین کی عظمت کم ہوتی جا رہی ہے۔ ہم یہ دعا بھی نہیں کر سکتے کہ خدا تعالیٰ ہماری جماعت کو دنیوی ترقیات نہ دے۔ کیونکہ اس کا جماعت سے وعدہ ہے کہ وہ اسے دنیوی ترقیات بھی دے گا۔ لیکن

جس چیز کا وعدہ ہے

وہ یہ ہے کہ تم دنیوی ترقیات خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے لو دنیا کے ہاتھ سے نہ لو۔ لیکن میں یہ بات دیکھتا ہوں کہ اس زمانہ میں جب دنیا کی زندگی پر ساتواں ہزار سال جا رہا ہے۔ یا سائنسدانوں کے اندازہ کے مطابق اس پر چھ یا سات اربواں سال جا رہا ہے دنیا اسی مقام پر کھڑی ہے۔ جس پر پہلے تھی۔ چھ ہزار سال یا چھ ارب یا سات ارب سال کا عرصہ کم نہیں ہوتا۔ آدمی ایک کام ایک گھنٹہ میں سیکھتا ہے۔ ایک کام چھ گھنٹے میں سیکھتا ہے۔ ایک کام چھ ماہ میں سیکھتا ہے۔ لیکن دنیا میں ایسی کوئی پڑھائی نہیں جو چھ ہزار سال تک چلی جائے علم طور پر ایم۔اے

تعلیم کا آخری درجہ

ہے اور اسے ہمارے ہاں سولہویں جماعت کہا جاتا ہے۔ اگر کوئی لڑکا ایم۔اے میں تعلیم حاصل کر رہا ہو۔ تو اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ سولہویں جماعت میں پڑھتا ہے۔ گویا ایک شخص ایم۔اے بھی جو عام طور پر تعلیم کا آخری درجہ ہے سولہ سال میں پاس کر لیتا ہے۔ لیکن بنی نوع انسان نے یہ سبق چھ ہزار سال میں بھی نہیں سیکھا۔ ہمیں اس پر غور کرنا چاہیئے اور اس کی کنہ کو معلوم کرنا چاہیئے۔ کہ اس بیماری کو کس طرح دور کیا جا سکتا ہے۔ دنیا بڑی بڑی ایجادوں میں لگی ہوئی ہے۔ ڈاکٹروں نے بڑے

بڑے تجربات کے بعد سلفونامائڈ، پنسلین، کلورومائسٹین اور اسی قسم کی دوائیں ایجاد کر لی ہیں۔ اسی طرح ہر فن کے لوگ اپنے اپنے فن میں نئی ایجادیں کرنے میں مشغول ہیں۔ روحانی لوگوں کو بھی چاہیئے کہ وہ

اس بیماری کی کنہ کو

معلوم کریں اور اسے پکڑنے کی کوشش کریں۔ ہو سکتا ہے کہ چھوٹی چھوٹی حرکات سے خیالات بدلتے جاتے ہوں۔ جیسے ریل کے کانٹے بدلتے ہیں۔ ریل یکدم جگہ نہیں کٹ جاتی بلکہ آہستہ آہستہ جگہ کاٹتی ہے۔ اور یہ چھوٹے چھوٹے کانٹے ایک تغیر پر دلالت کرتے ہیں۔ اگر دنیوی لوگوں نے اس قسم کی ایجادیں کی ہوئی ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ مذہبی لوگ اپنے آپ کو اس طور پر نہ لگائیں کہ وہ انسانی دماغ کے کانٹے کو معلوم کریں۔ اس کے بعد نوجوانوں کو تحریک کی جا سکتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس رنگ میں ڈھال لیں اور والدین کو تحریک کی جا سکتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کی اس طرح تربیت کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ مجھے ایک صوفی کا یہ قول بہت پسند ہے کہ

دست درکار دل بایار

یعنی اصل حقیقت یہی ہے کہ انسان دنیا کے کام بھی کرے اور خدا تعالیٰ کو بھی یاد رکھے۔ لیکن یہاں یہ حال ہے کہ دست درکار ہوا تو دل یار سے جدا ہو گیا۔ دنیا کے نزدیک یہ چیز چاہے کتنی اچھی ہو۔ دین کے لحاظ سے یہ چیز اچھی نہیں۔ پرانے لوگوں میں سے بعض نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ دست درکار نہیں ہونا چاہیئے۔ اسی وجہ سے انہوں نے اپنی زندگی کو نہایت ذلیل بنا لیا۔ اور بعض نے یہ سمجھ لیا کہ دل بایار نہیں ہونا چاہیئے صرف دست درکار ہونا کافی ہے۔

پس دنیا میں دو کیمپ بن گئے۔ جس طرح اس وقت سیاسی لحاظ سے دو کیمپ ہیں۔ ایسٹرن اور ویسٹرن۔ اسی طرح مذہبی لحاظ سے بھی دو کیمپ ہیں۔ ایک کیمپ والے دین کو بیکار سمجھتے ہیں۔ حالانکہ صداقت ان کے درمیان درمیان تھی

صداقت یہ تھی

کہ دین کے ساتھ ساتھ دنیا بھی کمائی جائے۔ دنیا سے بالکل منہ نہ موڑ لیا جاتا۔ لیکن ہوا یہ کہ ایک فریق تو خالص دنیا ساتھ لے گیا اور ایک فریق نے خالص دین لے لیا۔ اور انہوں نے یہ نہ سمجھا کہ اگر دنیا میں خالص دین ہوتا تو خدا تعالیٰ یہ کیوں فرماتا کہ

من استطاع الیہ سبیلا

کہ جو شخص استطاعت رکھے وہ حج کرے۔ پھر زکوٰۃ کے متعلق کیوں فرمایا کہ جس شخص کے پاس اس قدر

رقم ہو تو وہ زکوٰۃ دے۔ پھر یہ کیوں کہا کہ اگر تمہارے پاس مال ہو تو جہاد اور غریبوں کی ترقی کے لئے خرچ کرو۔ دراصل خدا تعالیٰ

اس قسم کے احکام

دے کر اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ تم دین کے ساتھ ساتھ اپنے پاس مال بھی رکھو۔ پھر اگر خدا تعالیٰ یہ چاہتا کہ صرف دین لیا جائے دنیا سے منہ موڑ لیا جائے تو وہ یہ کیوں فرماتا کہ اگر تم نے عورتوں کو ڈھیروں ڈھیر سونا بھی دیا ہو۔ تو ان سے واپس نہ لو۔ اگر مال اپنے پاس رکھنا ہی نہیں تو دینا کہاں سے ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دنیا میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ جنہیں خدا تعالیٰ نے لوگوں کے لئے نمونہ کے طور پر پیدا کیا ہوتا ہے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہی سنا ہے کہ کسی نے

ایک بزرگ سے سوال کیا

کہ کتنے روپوں پر زکوٰۃ فرض ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ تمہارے لئے یہ مسئلہ ہے کہ تم چالیس روپے میں سے ایک روپیہ زکوٰۃ دو۔ اس نے کہا "تمہارے لئے" کا کیا مطلب ہے۔ کیا زکوٰۃ کا مسئلہ بدلتا رہتا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں تمہارے پاس چالیس روپے ہوں۔ تو ان میں سے ایک روپیہ زکوٰۃ دینا تمہارے لئے ضروری ہے لیکن اگر میرے پاس چالیس روپے ہوں تو مجھ پر اکتالیس روپے دینے لازم ہیں۔ کیونکہ تمہارا مقام ایسا ہے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم کماؤ اور کھاؤ۔ لیکن مجھے وہ مقام دیا ہے کہ میرے اخراجات کا وہ آپ کفیل ہے۔ اگر بے وقوفی سے میں چالیس روپے جمع کروں تو میں وہ چالیس روپے بھی دوں گا اور ایک روپیہ جرمانہ بھی دوں گا غرض بعض لوگوں کا فرض ہوتا ہے کہ وہ صرف دین کی طرف اپنی توجہ رکھیں۔ لیکن باقی سب

دنیا کا یہی مقام ہے

کہ وہ دنیا کمائیں اور اپنے وقت کا کچھ حصہ مناسب نسبت کے ساتھ عبادت اور دین کے کاموں میں بھی لگائیں۔ وہ ذکر الٰہی کریں۔ وظائف کریں۔ تہجد پڑھیں۔ استغفار اور دعاؤں سے کام لیں۔

پس جماعت کو چاہیئے کہ وہ ان باتوں کی طرف بھی توجہ رکھے۔ ابھی وہ زمانہ ہے۔ جبکہ ہماری باگیں خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ ایک وقت تک

جماعت کی باگیں

اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے اور پھر ایک وقت ایسا آتا ہے۔ جب اسے کھلا چھوڑ دیتا ہے۔ جب تک ہماری جماعت کی باگیں خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ اس وقت تک ہماری مثال اس

گھوڑے کی سی ہے جو گاڑی میں جتا ہوا ہو۔ جس طرف گاڑی والا گھوڑے کو پھیرے گا وہ اسی طرف پھرے گا۔ لیکن جب وہ باگیں چھوڑ دے گا تو وہ جس طرف چاہے گا چل پڑے گا۔ چراگاہ والے گھوڑے اور گاڑی میں جتے ہوئے گھوڑے سے

ایک سا سلوک

نہیں ہوتا۔ چراگاہ والا گھوڑا جہاں چاہے جاتا ہے۔ لیکن گاڑی میں جتا ہوا گھوڑا اپنے مالک کی مرضی پر چلتا ہے۔ اس کا مقصد گاڑی کھینچنا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ سیدھا چلتا چلا جاتا ہے ہماری حالت بھی اس وقت گاڑی میں جتے ہوئے گھوڑے کی سی ہے۔ جس طرح ایک چراگاہ والے گھوڑے کو دیکھ کر اگر گاڑی میں جتا ہوا گھوڑا یہ چاہے کہ وہ آزاد پھرے تو یہ اس کی بے وقوفی ہوگی۔ اسی طرح ہماری جماعت بھی دوسری جماعتوں کو دیکھ کر ان کے پیچھے چلنا چاہے تو یہ درست نہیں ہوگا۔

جماعت کے سامنے دو ہی صورتیں ہیں

یا تو وہ سیدھی چلتی چلی جائے اور یا وہ کوڑے کھانے کے لئے تیار رہے۔ تم جب کہتے ہو کہ ہم ایک مامور کو ماننے والے ہیں تو اس کا یہی مطلب ہے کہ ہم ایک گاڑی میں جتے ہوئے ہیں۔ اب اگر ایک گاڑی میں جتا ہوا گھوڑا یہ خیال کرے کہ اس سے چراگاہ میں چرنے والے گھوڑے کا سا سلوک ہوگا تو درست نہیں اسی طرح تمہارے ساتھ بھی دوسرے لوگوں کا سا سلوک نہیں کیا جا سکتا۔ جہاں تمہارے ساتھ انعامات اور فضل کے وعدے ہیں وہاں کوڑوں کے بھی وعدے ہیں۔ پس تم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو اور

اپنے اعمال کا جائزہ لو

جو سال شروع ہوا ہے اسے نیک عزم اور نیک ارادوں کے ساتھ شروع کرو۔ اور بے شک دنیا کماؤ لیکن دین کو بھی نظر انداز نہ کرو۔ بلکہ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھو۔

قوموں کی اصلاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہٗ فرماتے ہیں:۔

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔"

الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی نوجوانوں کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ نوجوانوں کو اس کے مطالعہ کی عادت ڈالیئے اور قوموں کی اصلاح کا سامان کیجئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

جماعت احمدیہ کے ۷۲ویں جلسہ سالانہ کی مختصر روئداد

۲۷؍ دسمبر ۱۹۶۳ء کا دوسرا اجلاس

جمعہ اور عصر کی نمازیں اور ایک خاص اجتماعی دعا

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز (مورخہ ۲۷؍ دسمبر ۱۹۶۳ء بروز جمعۃ المبارک) صبح کا اجلاس بارہ بجے دوپہر ختم ہونے کے بعد سوا بجے تک تیاری نماز کا وقفہ تھا سوا بجے تا دو بجے بعد دوپہر تک جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے باجماعت ادا کی گئیں خطبہ جمعہ کے آغاز میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے جلسہ سالانہ کے اغراض پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس الٰہی جلسہ کی ایک غرض یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ:-

"ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں
یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال
جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں
داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر
حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے
منہ دیکھ لیں گے اور روشناس ہو کر
آپس میں رشتہ تودد و تعارف
ترقی پذیر ہوتا رہے گا اور جو
بھائی اس عرصہ میں اس سرائے
فانی سے انتقال کر جائے گا اس
جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت
کی جائے گی اور تمام بھائیوں کو
روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے
اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور
نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے
کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جلشانہ
کوشش کی جائے گی۔"
(اشتہار ۷۔ دسمبر ۱۸۹۲ء)

اس سال جماعت کی بعض بزرگ ہستیاں اور بعض دوسرے احباب وفات پا کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے ہیں چنانچہ گزشتہ چند ماہ کے اندر اندر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ رضی، حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی، حضرت مولوی حبیب اللہ صاحب رضی (کشمیر کے آخری صحابی)، محترم خلیفہ عبدالرحیم صاحب آف جموں اور محترم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی وغیرہم وفات پا گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ غرض کے پیش نظر میں اس وقت ان سب وفات یافتہ بزرگوں اور دیگر مرحوم بھائیوں کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کروں گا سب احباب اس میں شریک ہوں۔

اس کے بعد محترم مولانا شمس صاحب نے ہاتھ اٹھا کر دعا کرائی جس میں دور دراز علاقوں سے آئے ہوئے ہزاروں ہزار احباب شریک ہوئے اور اس طرح جلسہ سالانہ کی ایک اور غرض بھی پوری ہوئی۔

ازاں بعد محترم شمس صاحب نے دعا کی اہمیت اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی علالت کے پیش نظر احباب جماعت کی نئی اور اہم ذمہ داریوں کے موضوع پر ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا خطبہ کے بعد جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے ادا کی گئیں۔

۲۷؍ دسمبر کا دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز یعنی ۲۷؍ دسمبر ۱۹۶۳ء کا دوسرا اجلاس نماز جمعہ کے بعد سوا دو بجے بعد دوپہر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد و افسر جلسہ گاہ کی صدارت میں شروع ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت دراصل محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع لائل پور نے فرمانا تھی لیکن ناسازی طبع کے باعث آپ صدارت نہ فرما سکے اور آپ کی بجائے محترم مولانا شمس صاحب کی زیر صدارت اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔

خصوصی انعامات

کرسی صدارت پر تشریف فرما ہونے کے بعد آپ نے اعلان فرمایا کہ امسال سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معرکۃ الآراء تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کا ملک گیر بنیادوں پر امتحان ہوا تھا جس میں جماعتہائے احمدیہ پاکستان کے ہزاروں احباب نے شرکت کی تھی۔ اس خصوصی امتحان میں مکرم مولوی عبدالمجید صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی (آف پاکستان کوارٹرز لارنس روڈ) اول آئے ہیں۔ دوم پوزیشن کے حقدار مشترکہ طور پر کراچی کے مکرم آفتاب احمد صاحب بسمل اور کوئٹہ کے مکرم عمر دین صاحب عیسے صاحب قرار پائے ہیں۔ اور کوئٹہ کے محمد احمد صاحب مولوی فاضل سوم رہے ہیں۔ اس اعلان کے بعد آپ نے علی الترتیب امتیاز حاصل کرنے والے ان سب احباب میں انعامات تقسیم فرمائے جو اہم دینی کتب پر مشتمل تھے۔

تلاوت اور نظم

انعامات کی تقسیم کے بعد اجلاس کی اصل کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم منٹگمری نے کی۔ ازاں بعد مکرم ثناء احمد صاحب آف پشاور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک فارسی نعت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

احمدیت مشرق بعید میں

سب سے پہلے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید نے "احمدیت مشرق بعید میں" کے موضوع پر ایک نہایت اہم تقریر فرمائی یہ تقریر اس لحاظ سے ایک نمایاں خصوصیت کی حامل تھی کہ اس کے ذریعہ جلسہ سالانہ کی ایک خصوصی غرض پوری ہوئی اور وہ یہ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۷؍ دسمبر ۱۸۹۲ء کے اشتہار میں جلسہ سالانہ کی اغراض بیان کرتے ہوئے ایک اہم غرض یہ بیان فرمائی تھی کہ اس میں اطراف و جوانب عالم میں پھیلے ہوئے بنی نوع انسان کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں گی سو محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی اس تقریر سے (جو سابقہ جلسہ ہائے سالانہ پر آپ کی بیش قیمت تقاریر کی ہی ایک کڑی تھی) یہ غرض بااحسن وجوہ پوری ہوئی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

امسال (۱۹۶۳ء) آپ نے جولائی کے مہینے میں ہانگ کانگ۔ سنگاپور، ملایا اور انڈونیشیا کی جماعت ہائے احمدیہ کا دورہ کر کے ان جماعتوں کی مساعی اور ان کے اثرات کا جائزہ لیا تھا اور وہاں تبلیغ اسلام کی جدوجہد کو وسیع تر کرنے کے سلسلے میں ضروری اقدامات کا فیصلہ فرمایا تھا۔ نیز واپسی پر تھائی لینڈ میں بھی مشن کھولنے اور وہاں بھی اسلام کو سربلند کرنے کی مساعی کا آغاز کرنے کے امکانات کا مطالعہ فرمایا تھا چنانچہ آپ نے اپنی اس تقریر میں ان سب ممالک میں اپنے دورے کے نہایت دلچسپ اور حد درجہ ایمان افروز حالات بیان کر کے اس امر کو بخوبی واضح فرمایا کہ کس طرح ان سب ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں اسلام کو سربلندی حاصل ہو رہی ہے اور خود وہاں کے سربرآوردہ مسلم زعماء جماعت کی اسلامی خدمات کو بنظر استحسان دیکھتے ہیں اور جماعت کی ان خدمات کا کھلے دل سے اعتراف کرنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتے آپ نے ان سب ممالک کے متعدد زعماء سے اپنی ملاقاتوں کے نہایت دلچسپ حالات بیان کرنے کے علاوہ وہاں کے احمدی احباب کے ایمان و اخلاص سلسلہ کے ساتھ ان کی محبت و فدائیت اور اسلام کی سربلندی کی خاطر ان کے جذبہ قربانی و ایثار کے نہایت ایمان افروز واقعات بھی سنائے اور پھر ان علاقوں میں عیسائی مشنوں کی سرگرمیوں کا ذکر کرنے کے بعد وہاں اشاعت اسلام کی بعض نئی سکیموں اور پروگراموں پر بھی روشنی ڈالی

آپ نے اپنی تقریر میں انڈونیشیا کی جماعتوں اور وہاں کے تبلیغی حالات کا بہت تفصیل کے ساتھ ذکر کیا۔ آپ نے بتایا کہ انڈونیشیا بھی ان ممالک میں سے ہے جہاں ہمیں خدا تعالیٰ کے فضل سے نمایاں کامیابی حاصل ہوئی ہے اور جہاں احمدیت ایک مضبوط چٹان کی طرح قائم ہے آپ نے فرمایا کہ اگر سارے مشنوں کو دیکھا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ مغربی افریقہ کے بعد ہمارا مشن انڈونیشیا میں سب سے زیادہ مضبوط ہے آپ نے انڈونیشیا میں عیسائی مشنوں کی سرگرمیوں کا جائزہ لیتے ہوئے بتایا کہ اگرچہ وہاں ملک کی مجموعی آبادی میں عیسائیوں کی تعداد ۵ فیصد ہے لیکن وہاں بھی مضبوط عیسائی مشن قائم ہیں اور وہ عیسائیت کی تبلیغ میں بہت کوشاں ہیں اس وقت صرف جزیرہ ملاکس میں ہی پراٹسٹنٹ عیسائیت کے چار صد مشنری عیسائیت کے پرچار میں مصروف ہیں اور وہاں دو لاکھ پچیس ہزار لوگوں کو عیسائی بنا چکے ہیں اسی طرح جزیرہ سیلیبس میں منہاسا چرچ کے متعلق تین لاکھ ۵ ہزار عیسائی ہیں اور جزیرہ تیمور کی تو نصف آبادی عیسائی ہو چکی ہے جزیرہ بالی میں بھی عیسائی مشن کے مراکز قائم ہو چکے ہیں آپ نے بتایا کہ وہاں عیسائیت کمیونزم اور دیگر ملحدانہ تصورات کے فروغ کا باعث یہ امر بھی ہے کہ لوگ بالعموم اسلامی عقائد سے ناواقف اور مذہبی تعلیم سے نابلد ہیں۔ ان حالات میں جماعت احمدیہ نے وہاں اسلام کو سربلند کرنے کے لئے جو عظیم جدوجہد کی ہے اور اس کے جو خوشکن نتائج ظاہر ہوئے ہیں اس کے ثبوت میں آپ نے انڈونیشیا کی ممتاز شخصیت جناب حاجی رسلان عبدالغنی صاحب کی اس تقریر کا حوالہ دیا جو انہوں نے انڈونیشیا میں آپ کے قیام کے دوران جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کی چودھویں سالانہ کانفرنس میں کی حاجی صاحب موصوف تحریک آزادی کے علمبردار اور صدر سوکارنو کے دست راست ہیں اور اس وقت حکومت انڈونیشیا میں ڈپٹی فرسٹ منسٹر اور منسٹر آف انفارمیشن کے عہدہ پر متمکن ہیں انہوں نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کا کھلے دل سے اعتراف کیا اور فرمایا کہ "یہ عالمی جماعت (یعنی جماعت احمدیہ) ہماری روح کو مضبوط کرنے میں بہت ممد و معاون ثابت ہوئی ہے ہم اسے اپنے ملک میں قبولیت کی جگہ دیتے ہیں" تقریر کے بعد وزیر موصوف نے صاحبزادہ صاحب موصوف کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"انقلابی دور میں قریب
تھا کہ ہم اسلام کو بھول
جاتے اس وقت صرف اور
صرف جماعت احمدیہ کا لٹریچر
ہمیں اسلام پر قائم رکھنے
میں ممد ثابت ہوا"

تقریر کے دوران محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کا کسی قدر تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ افریقہ کی طرح انڈونیشیا میں بھی احمدیت کو ہی یہ شہرت حاصل ہے کہ اس کے ذریعہ اسلام پر عیسائیت کے حملے ناکام ہو چکے ہیں اور عیسائی مشنریوں کی یہ امیدیں کہ وہ ان جزائر کو مسیح کے لئے جیت لیں گے خاک میں مل گئی ہیں۔ اس امر کا اعتراف نہ صرف مغربی مستشرقین نے کیا ہے بلکہ خود انڈونیشیا کے لیڈر بھی اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں چنانچہ انڈونیشیا کے مایہ ناز سپوت صدر سکارنو احمدیت کی مساعی کے متعلق اپنے ایک بیان میں بہت اچھے تاثرات کا اظہار کر چکے ہیں صدر موصوف نے اپنے اس بیان میں فرمایا تھا:۔

"احمدیہ تحریک کا اثر ہندوستان کی سرحدوں سے باہر دور دراز علاقوں میں پھیلا ہوا ہے دنیا کے گوشہ گوشہ میں ان کا لٹریچر اشاعت پذیر ہے حتیٰ کہ یورپ اور امریکہ کے لوگ بھی احمدیہ کتابیں پڑھتے ہیں۔ اس تحریک کے مبلغ دنیا میں ہر جگہ موجود ہیں اس تحریک نے اشاعت اسلام کے ضمن میں ایک نمایاں کردار ادا کیا ہے اور ان کا لٹریچر نہ صرف یورپ کے علمی طبقہ میں پھیلا ہوا ہے بلکہ دنیا کے ہر علاقہ میں اثر انداز ہے۔ اس خدمت کی وجہ سے احمدیہ تحریک مستحق ہے کہ ہم اس کا شکریہ ادا کریں"۔

(بحوالہ انڈونیشیا فرنٹ نیوز ۲۰ دسمبر ۱۹۶۲ء)

محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے فرمایا انڈونیشین مسلمانوں کے اندر اسلام کی برتری کا احساس اور شعور پیدا کرنے میں احمدیہ لٹریچر نے نمایاں کام کیا ہے اس نے مسلمانوں کے ذہنوں کا رخ اس طرف موڑ دیا ہے کہ اسلام ہی واحد سچا دین ہے اور یہ صرف پرانے وقتوں میں کسی خاص قوم کی رہنمائی کے لئے نہ تھا بلکہ کُل دنیا کی نجات کا ذریعہ ہے اور ہمیشہ رہے گا اس تصور سے انڈونیشین مسلمانوں کے ذہنوں کی کایا پلٹ گئی ہے اور اب وہاں بھی بجائے مسیحی مسائل کے اسلام کو دنیا کے موجودہ مسائل کا حل سمجھا جاتا ہے

تقریر کے دوران محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ملائی اور انڈونیشین احمدیوں کے احمدیت کے ساتھ اخلاص محبت اور خلافت سے وابستگی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے والہانہ عشق کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ "میں جہاں بھی گیا اور جن دوستوں سے بھی میری ملاقات ہوئی ہے میں نے ان میں احمدیت سے انتہائی عقیدت محسوس کی۔ میرے دل پر اس کا گہرا اثر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت دے اور اسے احمدیت کی ترقی کا ذریعہ بنائے۔

ان دور دراز علاقوں میں بسنے والے احمدی احباب میں سے کسی نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چہرہ مبارک نہیں دیکھا نہ حضور کی مجالس میں بیٹھ کر براہ راست تربیت پائی، نہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ پایا۔ پھر وہ سوائے چند ایک افراد کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت سے بھی محروم ہیں لیکن باوجود ان کی سلامتی اور اخلاص اور خدمت اسلام کا جذبہ اور تڑپ احمدیت کی سچائی کا ایک بہت بڑا نشان ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ کی تاثیرات کا زندہ ثبوت ہے"۔

الغرض محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے سنگاپور ملایا اور انڈونیشیا کے احمدیوں کے اخلاص اور تنظیم اور ان کی فدائیت کے بہت ہی ایمان افروز واقعات سنانے کے بعد فرمایا اس دورہ میں جو حالات میں نے دیکھے ان کے نتیجہ میں میں اس یقین سے پُر ہوں کہ ان علاقوں میں بھی احمدیت کا مستقبل بہت روشن ہے اور وہ دن دور نہیں جب اسلام اور احمدیت کے غلبہ کے وہ وعدے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے تھے جلد پورے ہوں گے اور وہاں بھی حقیقی اسلام ہر طرف غالب نظر آئیگا۔

آنحضرتؐ کی شان اقدس میں نعت

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی

تقریر کے بعد مکرم ثاقب زیروی صاحب مدیر ہفت روزہ "لاہور" نے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں اپنی ایک نعت بہت خوش الحانی سے پڑھکر سنائی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عظیم الشان کام

بعدہ محترم جناب شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد و سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عظیم الشان کام" کے موضوع پر ایک ٹھوس اور مبسوط تقریر فرمائی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت اسلام اور مسلمانوں کی زبوں حالی کا اُس وقت کے مسلمان اکابرین کے الفاظ میں درد انگیز نقشہ پیش کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور بتایا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایسے نازک وقت میں احیاء و غلبہ اسلام کے لئے مبعوث فرمایا۔ آپ نے انتہائی مخالفت اور نامساعد حالات میں اس کام کو اس قدر اہتمام بالشان طریق پر انجام دیا کہ اسلام پر حملہ آور مذاہب پر اوس پڑ گئی۔ دشمنان اسلام کے سب منصوبے خاک میں مل گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے اسلام جو پہلے مسلمانوں کی بے عملی اور بے حسی کے باعث ہر محاذ پر پسپا ہو رہا تھا دنیا میں سربلند ہونا شروع ہو گیا اور آج رفتہ رفتہ دنیا کے ہر خطے اور علاقے میں غالب آتا چلا جا رہا ہے۔

محترم شیخ صاحب موصوف نے اپنی تقریر میں نہایت مدلل طور پر ثابت کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے پہلے مسلمانوں میں سے مایوسی کو دور کیا۔ پھر ان تمام مذاہب کا جو اسلام پر حملہ آور ہو رہے تھے نہایت زبردست اور محکم دلائل کی رو سے رد پیش فرما کر ان کا باطل ہونا ثابت کیا۔ نیز ان کے بالمقابل آپ نے اسلام کو ایک زندہ مذہب کے طور پر پیش کر کے اس امر کے ثبوت میں دلائل ساطعہ اور آسمانی نشان پیش فرمائے کہ اسلام کا خدا ایک زندہ خدا ہے اس کا رسول زندہ رسول ہے اور اس کی کتاب زندہ کتاب ہے یہی نہیں بلکہ آپ نے اسلام کا درد رکھنے اور اس کے نام پر مر مٹنے والی ایک نہایت درجہ فعال اور برگزیدہ جماعت قائم کی اور اسے اپنی قوت قدسیہ کی مدد سے

۴

جو ایک نئی زندگی سے ہمکنار کر کے دنیا میں اسلام کی سربلندی اور مسلمانوں کی ترقی کے سامان بہم پہنچائے۔ الغرض آپ نے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نتیجہ میں ایک ایسا محیر العقول انقلاب دنیا میں برپا کر دکھایا جو معجزہ کی قدرت اپنے اندر رکھتا تھا۔

تقریر کے آخر میں محترم شیخ صاحب نے اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈالی کہ آج کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیش کردہ علم کلام اور قائم کردہ جماعت کی مجاہدانہ کوششوں کے ذریعہ اسلام دنیا کے ہر خطہ اور علاقہ میں غالب آ رہا ہے اور اس شان سے غالب آ رہا ہے کہ جملہ دیگر مذاہب اور بالخصوص عیسائیت جو اسلام کو نابود کر کے دنیا پر چھا جانے کے خواب دیکھ رہی تھی اب برابر پسپا ہو رہی ہے اور خود عیسائی عمائدین یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہوتے جا رہے ہیں کہ اگر عیسائیت اسی طرح پسپا ہوتی رہی تو نہ صرف اسلام دنیا میں عیسائیت کی جگہ لے لے گا بلکہ دنیا کا آئندہ مذہب اسلام ہی ہو گا۔

محترم شیخ صاحب کی تقریر کے بعد جلسہ سالانہ کے دوسرے روز (۲۷ دسمبر ۱۹۶۲ء) کا دوسرا اجلاس ساڑھے چار بجے سہ پہر اختتام پذیر ہوا۔

آہ! مولوی برکت علی صاحب لائق مرحوم

از مکرم سید عبدالرحیم صاحب لدھیانوی :۔

۵ دسمبر ۱۹۶۲ء کو لدھیانہ کے سابق امیر جماعت احمدیہ محترم مولوی برکت علی صاحب لائق صبح ۵ بجے لاہور میں ہمیشہ کے لئے اس دار فانی سے عالم جاودانی کو کوچ کر گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ○

مولوی برکت علی صاحب لائق مرحوم گورنمنٹ ہائی سکول لدھیانہ میں اورینٹل ٹیچر تھے۔ اور شہر لدھیانہ میں تقسیم سے پہلے بہت اثر اور رسوخ کے مالک تھے۔ مجھے ان سے ۱۹۱۵ء سے واقفیت حاصل ہوئی جبکہ وہ ہمارے محلہ صوفیاں میں سکونت پذیر تھے اور تھوڑی بہت ان سے تعلق داری بھی تھی۔ خوش بیان مقرر تھے اور شعر و شاعری سے بھی ان کو خاص شغف تھا۔ ہمیشہ باقاعدہ جلسہ سالانہ اور تقاریب سلسلہ میں وہ شریک ہوتے اور چہرہ نورانی تھا اور تبسم سے ہمیشہ بھرپور رہتا۔ تقسیم کے بعد بھارت میں حکومت کی سخت گیریوں کا بھی نشانہ بننا پڑا۔ وہ اور ان کے دوسرے لڑکے میاں محمد اقبال جیل میں بھی رہے مگر کچھ عرصہ بعد قیدیوں کے تبادلہ میں ان کو رہائی ملی اور وہ دونو پاکستان آ گئے۔ جڑانوالہ میں سکونت پذیر ہوئے۔ جہاں انہوں نے علاوہ سلسلہ کی خدمات کے نزائن فلور ملز میں ملازمت اختیار کر لی۔ حضرت مقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ان کو امیر جماعت مقرر کر دیا۔

لائق صاحب مرحوم و مغفور بڑے اخلاق و محبت کے مالک تھے۔ اور شفقت علی خلق کے جوہر سے متصف تھے۔ صحت بھی عام طور پر اچھی رہتی تھی۔ نورانی شکل تھی۔ نہ صرف جماعت احمدیہ میں مقبول تھے۔ بلکہ دوسرے مسلمانوں میں بھی۔ بڑی ٹھنڈی طبیعت کے مالک تھے۔

حضرت مولوی صاحب نے ایک بیوی اور دو لڑکے عزیزان عبدالنعیم اور محمد اقبال اپنے بعد چھوڑے ہیں۔ مرحوم کا انتقال اچانک لاہور میں ہوا۔ اور ان کے متعلقین نے جنازہ ربوہ پہنچا دیا۔ جہاں مرحوم بہشتی مقبرہ میں بمورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۶۲ء دفن ہوئے۔ اللّٰھم اغفرلہ ونور مرقدہ

ناظرین کرام سے استدعا ہے کہ وہ حضرت مولوی صاحب مرحوم و مغفور کی بلند درجات کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت مولوی صاحبؓ کو اپنے قرب و جوار میں بیش از بیش بلندی درجات سے نوازے۔ اور سب کو ان کے نقش قدم پر چلائے۔ آمین

(خاکسار:۔ سید صوفی عبدالرحیم لدھیانوی سابق ایس۔ پی۔ ای حال مقیم لاہور)

ممکن ہے کہ آپ

جلسہ سالانہ کی مصروفیات کی وجہ سے ان دنوں میں اپنے پسند کی کوئی کتاب نہ خرید فرما سکے ہوں۔ اس صورت میں آج ہی ایک کارڈ کے ذریعہ ہمیں اطلاع دے دیں تا آپ مطلوبہ کتب آپ کو روزانہ کی جا سکیں۔

مینیجر مکتبہ الفرقان۔ ربوہ

سرمہ میرا خاص جملہ امراض چشم کا بے نظیر علاج۔ خارش کمزوری نظر لکرے دھند کو دور کرتا ہے قیمت ۱۵/۳ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

اذکروا موتاکم بالخیر

خلیفہ صلاح الدین صاحب مرحوم و مغفور

مکرم قاضی غلام نبی صاحب۔ گلبرگ لاہور

مکرم خلیفہ صلاح الدین صاحب مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ محلہ دارالیمن ربوہ میں آپ کی خاص کوشش سے مسجد تعمیر ہوئی آپ نے اس محلہ میں کوٹھی نما مکان تعمیر کیا۔ غریب اور نادار لوگوں نے تو اس محلہ میں مکان تعمیر کرنے ہی تھے مگر ایک صاحب وسعت اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے قرابت رکھنے والے کا اسی محلہ میں مکان بنانا اپنے غریب بھائیوں کی دلجوئی کا رنگ رکھتا تھا۔

پھر آپ کے وجود کی برکت سے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی کثرت سے اس محلہ میں تشریف لانے لگے۔ اور محلہ کے حصہ میں یہ برکت بھی محترم خلیفہ صاحب مرحوم کی وجہ سے آئی۔

پھر مسجد کی اصل بنیاد اور تعین جگہ کا تنازعہ تھا وہ بھی آپ کی توجہ سے تکمیل پذیر ہوا اور مسجد عین درست جگہ پر تعمیر ہوئی۔ قبلہ کے رُخ کی تعین بھی آپ نے فرمائی۔ محلہ کے نادار اور غرباء کا آپ بہت خیال رکھتے تھے۔ باہمی تنازعات کا بھی اپنی عقل و فراست سے فیصلہ کرتے، چونکہ ہمارا مکان آپ کے مکان کے بالکل قریب ہے لہٰذا میری عدم موجودگی میں بھی خلیفہ صاحب مرحوم ہی گھر کا خیال رکھتے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سب سے پہلی تفسیر قرآن مجید جو کہ سورۃ کہف تا سورۃ یونس قادیان میں طبع ہوئی تھی۔ اس کی طباعت آپ کے ہی ادارہ "فیض اللہ پرنٹنگ پریس" میں زیر طبع تھی۔ جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شب و روز اس مقدس کام میں منہمک تھے۔ اسی طرح آپ بھی دن رات اس کی طباعت کی نگرانی کرتے حضور ایدہ اللہ کی طرف سے بار بار رپورٹ طلب کی جاتی تھی۔ آپ نے کمال ہمت اور عزم سے پریس کی مشکلات پر بھی عبور حاصل کیا۔ اور حضور کی خوشنودی بھی حاصل کی۔ اس دوران میں کام کی تیز رفتاری قائم رکھنے کے لئے سنگسازوں کی ضرورت تھی۔ میں بطور سنگساز کام کر چکا تھا۔ پھر اس کام کو چھوڑ کر معلم کی ڈیوٹی ادا کر رہا تھا۔ ایک دن آپ مجھے ملے۔ فرمانے لگے کہ میں آپکی تلاش میں تھا۔ آپ میرے ساتھ پریس میں چلیں وہاں حضور ایدہ اللہ کی تفسیر طبع ہو رہی ہے مگر سنگسازوں کی کمی کی وجہ سے کام رکا ہوا ہے میں نے عذر پیش کیا کہ میں نے یہ کام عرصہ سے چھوڑ دیا ہے۔ مگر خلیفہ صاحب مرحوم نے اصرار فرمایا۔ چنانچہ میں احتراماً آپ کے ساتھ چلا گیا اور حسب حکم وہاں پہنچ کر کام شروع کر دیا میرا کام دیکھ کر محترم خلیفہ صاحب مرحوم خوش ہو گئے۔ مجھے ایک طرف لے گئے وہاں چائے خود ہی تیار کر کے مجھے دی۔ پھر دفتر سے مجھے یہ کام کرنے کی اجازت لے دی۔ چنانچہ جب تک کام ختم نہ ہوا۔ میں نے برابر کام کیا۔ دن رات کام ہوتا تھا۔ آپ نہ خود سوتے تھے اور نہ ہمیں تھکان محسوس ہونے دیتے تھے۔ جب کام ختم ہوا تو مجھے کچھ نقدی پیش کی میں نے قبول کرنے سے عذر پیش کیا۔ مگر آپ نے فرمایا کہ یہ آپ کو لینی پڑے گی۔ اس کام میں انہماک آپ کو اس قدر تھا کہ کاغذ خود اٹھا کر مشینوں پر رکھ دیتے تھے کبھی دفتر کا کام کبھی حضور کی خدمت میں رپورٹ اور کبھی کام کی نگرانی۔ غرضیکہ ایک مشین کی طرح آپ نے خود بھی کام کیا اور دوسروں کو بھی کمال شفقت سے اور مروت سے اپنے ساتھ مانوس فرما کر کام کروا دیا۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے اور آپ کی تمام کوششوں اور قربانیوں کو ان کی اولاد میں منتقل فرمائے۔ آمین اللھم آمین۔

احباب جماعت پر احسان اور ان کا فرض

جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا تحریر فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حالات جمع کرنے والا ایک بہت بڑا احسان کرے گا۔ مجھے یہ علم ہے کہ ملک صاحب باوجود نہایت درجہ مالی تنگی کے یہ کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بے حد جزا دے۔ اور ان کی کوششوں کو نور دے۔ اور ہمیں اپنا فرض سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ملک صلاح الدین ایم اے قادیان)

ذکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

اقوام عالم کی سترھویں جنرل اسمبلی کے صدر اور عالمی عدالت انصاف ہیگ (ہالینڈ) کے ہزایکسیلینسی جسٹس ڈاکٹر سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کا تصدیق نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرمی جناب حکیم مبارک احمد خاں صاحب عرصہ چودہ پندرہ سال سے طبیہ عجائب گھر کو بہت خوبی اور تندہی سے چلا رہے ہیں اور اس ادارے سے یونانی ادویہ اعلیٰ سے اعلیٰ قسم کی نہایت خالص دستیاب ہو سکتی ہیں۔ طبیہ عجائب گھر اعلیٰ پیمانے پر خدمت خلق بجا لاتا ہے اور رفاہ عام کا ایک اہم شعبہ ہے۔ جس پر حکیم مبارک احمد خاں صاحب بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں۔ - ظفر اللہ خان

طاقت کی اکسیری گولیاں

طب یونانی کا یہ بے نظیر مقوی اعصاب اور جنرل ٹانک تحفہ ہے۔ جو عورتوں اور مردوں کے لئے بے حد مفید ہے جسم کے تمام جوڑوں اور پٹھوں کو طاقت دے کر بے حد مضبوط بنا دیتی ہیں۔ معتدل طاقت بخش تحفہ ہے ہر موسم میں یکساں مفید ہے۔ عصبی کمزوری اور خون کی کمی کے مریضوں کے لئے خاص دوا ہے۔ طالبعلموں، وکیلوں، ججوں، پروفیسروں اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے نہایت عجیب نعمت ہے تکان اور تھکن کو دور کرتی ہیں کئی کئی گھنٹے مسلسل کام کرنے کے بعد صرف ایک گولی دودھ کی ایک پیالی سے لیجئے۔ ساری تکان فوراً دور ہو جائے گی۔ طبیعت میں نشاط پیدا ہوگی اور راحت و تسکین محسوس ہوگی۔ قیمت ایک ماہ کورس بارہ روپے۔

طبیہ عجائب گھر الیمن آباد ضلع گوجرانوالہ

حج بدل

مکرمی حکیم نظام جان صاحب گوجرانوالہ اپنی طرف سے مکرم سید احمد شاہ صاحب سکنہ کوٹلی مومن ضلع سیالکوٹ کو حج بدل کے لئے بھجوا رہے ہیں۔ ان کی درخواست کی منظوری چونکہ قرعہ میں کامیابی پر منحصر ہے۔ اسلئے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ مکرم سید احمد شاہ صاحب کو قرعہ میں کامیابی حاصل ہو اور مکرم حکیم صاحب موصوف کی نیک خواہش پوری ہو۔ مکرم حکیم صاحب کچھ عرصہ سے بیمار رہتے ہیں۔ ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار شبیر احمد وکیل المال اوّل ـــ ربوہ)

یہ بستر کس کا ہے

مورخہ ۲۹ دسمبر دن کے اڑھائی بجے لاری نمبر ۵۸۷ ہیڈ نیو موٹرسروس لائلپور پر ایک بستر جو یقینی طور پر کسی احمدی بھائی کا ہے۔ حاجی دی تحصیل گی لائلپور اڈہ پر ہمارے سامان کے ساتھ کلینر نے اتار دیا۔ اُس کا اڈے پر کوئی وارث نہ تھا۔ مجبوراً بستر ساتھ لانا پڑا۔ بستر چمڑے کی پیٹیوں سے بند ہوا ہوا ہے۔ جس صاحب کا بھی ہے وہ پہچان کر مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

محمد صادق خان۔ چک [illegible] ج ب۔ ڈاکخانہ خاص نزد بسمہ قمیر روڈ
تحصیل و ضلع لائلپور

گمشدہ سوٹ کیس

جلسہ سالانہ پر سمبڑیال ضلع سیالکوٹ سے ربوہ جاتے ہوئے ایک چھوٹا سوٹ کیس جو کہ کاسنی رنگ کا تھا۔ گم ہو گیا ہے۔ اس میں سات جوڑے ریشمی زنانہ تھے اور ایک گرم چادر تھی۔ جس صاحب کو ملا ہو وہ مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

(نصیر احمد معرفت چوہدری غلام محمد ڈیپو کے ڈاکخانہ بڈھ کے ضلع سیالکوٹ)

دعائے مغفرت

برادرم اللہ بخش صاحب معلم جامعہ احمدیہ کے والد چوہدری اللہ دین صاحب مورخہ ۱۸ جنوری ۶۲ء بروز جمعہ اپنے گاؤں اور حال میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بڑے صلح کل اور مفید وجود تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (خاکسار احمد علی ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

پانچ سو روپیہ انعام

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے محض خدا یا اللہ کہنا غیر مناسب معلوم ہوتا ہے

دوستوں کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اور خدا تعالیٰ یا رب العزت کہا کریں کیونکہ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض الٰہی صفات و عظمت کو قائم کرنا ہے اس لئے زبان پر بھی اور تحریر میں بھی اللہ تعالیٰ کا نام آتے وقت بلندیٔ شان کا اظہار ہونا ضروری ہے

جو دوست اپنے کسی اسمبلی ممبر کی وساطت سے اس تحریک کو بل کی صورت میں پیش کروائیں گے ان کی خدمت میں ۔/۵۰۰ روپیہ نذرانہ شکریہ کے ساتھ پیش کیا جائے گا اخبارات اس کا التزام کریں اور آئندہ جو مطبوعات شائع ہوں اس امر کو ملحوظ رکھیں۔

خالی خدا یا اللہ کہنے اور لکھنے سے اجتناب کریں

ریڈیو سٹیشنوں کے کارندوں کو دوست اس امر کی طرف توجہ دلائیں۔

خاکسار میاں سراج الدین

واٹی۔ ایم۔ سی۔ اے لاہور

حب اٹھرا

فی تولہ ڈیڑھ روپیہ مکمل کورس پونے چودہ روپے

حب مسان

بچوں کے سوکھے کا کامیاب علاج فی شیشی دو روپے

بچوں کی چونڈی

دست روکنے کی بہترین دوائی شیشی ایک روپیہ

مفید النساء

ایام کی بے قاعدگی کی مجرب دوا۔ تین روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

احباب کرام

اگر

ابھی تک آپ کو روپے کے کلیم اور بقایا یونٹ کے عوض اراضی اور جائداد نہیں ملی حصول کے لئے ہم آپ کی امداد کرنے کے لئے تیار ہیں

جواب کے لئے جوابی لفافہ پسند کیا جائے گا۔

محمد عظیم باجوہ پنشنر نائب تحصیلدار

دفتر ڈاور بلڈنگ ایم ڈی ہال لاہور بالمقابل شہزان ہوٹل (لاہور)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

قرآن کریم

مترجم۔ مجلد۔ ہدیہ۔ /۱۰ روپے

رمضان المبارک میں خاص رعایت

جو احباب آج سے رمضان کے آخر تک کم سے کم دو ۲ قرآن مجید مترجم منگوائیں گے انھیں محصول ڈاک معاف۔ جو دو ۲ روپے سے زائد ہے۔

ہدیہ فی قرآن کریم ۔/۱۰ جو پیشگی آنا ضروری ہے

قاعدہ لیسرنا القرآن /۶۲ پیسے

سیپارے اوّل تا دہم فی پارہ ۲۵ پیسے

چالیس جواہر پارے /۱

مکتبہ لیسرنا القرآن ربوہ ضلع جھنگ

قبر کے عذاب سے بچو

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

مقبول عام

سپریم بجلی کی موٹریں

پائیدار۔ قابل اعتماد اور گارنٹی شدہ

جو
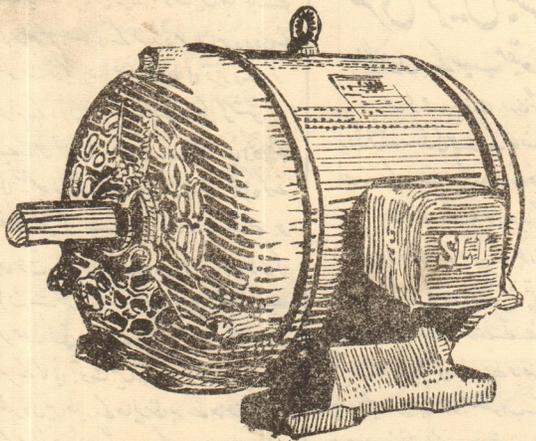
ٹیکسٹائل، فلور اور آئل ملز، ٹیوب ویل، لوہا، چکیوں

اور

دیگر صنعتی اداروں میں

تسلی بخش طریقہ پر کام کر رہی ہیں

برائے انکوائری

ٹیلیفون نمبر ۶۶۳۲ / ۳۲۱۴

سپریم الیکٹریکل انڈسٹریز لمیٹڈ زرین پیلس نبک سکوئر دی مال لاہور سے رجوع کریں۔

جماعتِ اسلامی خلافِ قانون قرار دیدی گئی ۰ مولانا مودودی گرفتار

جماعت ملک دشمن سرگرمیوں میں مصروف تھی ۰ حکومت کا اعلان

لاہور ۶ر جنوری۔ حکومت مغربی پاکستان نے جماعت اسلامی کو خلاف قانون قرار دے دیا ہے۔ لاہور میں جماعت اسلامی کے امیر اور ۱۷ دوسرے ارکان کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ مولانا مودودی کو آج صبح پانچ بجے کے قریب گرفتار کیا گیا۔ یہ کارروائی مغربی پاکستان کے ضابطۂ فوجداری کے (ترمیمی) ایکٹ کے تحت کی گئی ہے۔ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ پولیس چودھری سکندر حیات کی قیادت میں پولیس کی ایک پارٹی نے جماعت اسلامی کے دفتر پر چھاپہ مار کر اسے سربمہر کر دیا۔ جماعتِ اسلامی کے صدر دفتر اور مولانا مودودی اور سیکرٹری جنرل طفیل محمد کے ذاتی کمروں کی تلاشی بھی لی گئی۔ جماعت کے صدر دفتر پر پولیس متعین کر دی گئی ہے۔ جماعتِ اسلامی کا دفتر مولانا مودودی کی قیام گاہ کے ایک حصہ میں واقع ہے۔ گرفتار شدگان کو لاہور ڈسٹرکٹ جیل میں رکھا گیا ہے دوسرے شہروں میں بھی جماعت اسلامی کے لیڈروں کی گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔

حکومت نے اپنے اقدام کی وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے کہ جماعت اسلامی خفیہ طور پر اور کبھی کبھار کھل کر مملکت اور حکومت سے عوام کی وفاداری کو تباہ کرنے کی کوشش کرتی رہی ہے۔ پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ حکومت ایسی متعصبانہ سرگرمیوں کو جاری رکھنے اور کسی جماعت کو ملک کا امن و امان درہم برہم کرنے کی اجازت نہیں دے سکتی اس لئے وہ جماعت اسلامی کی تخریبی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے اس پر پابندیاں عائد کرنے پر مجبور ہو گئی ہے۔

جماعت کی تاریخ کا سرسری جائزہ پیش کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ جماعت اسلامی نے ہمیشہ نظریہ پاکستان کی مخالفت کی "ماضی قریب کا جائزہ" مولانا مودودی کی تصنیف ہے مولانا نے لکھا ہے کہ مسلم لیگ نے حصول پاکستان کی جدوجہد میں سیاسی، اخلاقی اور مادی اعتبار سے مسلمان قوم کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ جماعت بالخصوص اس کے امیر کا رویہ ہمیشہ معاندانہ رہا ہے اور انہوں نے پاکستان کی مخالفت کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ جماعت اسلامی کے لیڈر مولانا مودودی نے حکومت کو غیر اسلامی اور شیطانی قرار دے کر عوام کے دلوں میں نفرت پھیلانے کی کوشش کی ہے۔ اس جماعت نے سرکاری اہلکاروں اور طلباء کی تنظیموں میں داخل ہو کر انہیں بھی گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے جمعیتہ طلباء کے نام سے جو جماعت قائم کی گئی ہے وہ جماعت اسلامی کی طرف سے تخریبی سرگرمیوں کی واضح ہدایات موصول کرتی رہی ہے۔ حکومت کے پاس اس امر کے کافی ثبوت ہیں کہ لاہور اور دوسرے شہروں میں طلبہ کے حالیہ مظاہرے جماعت اسلامی کے کارکنوں کی سرگرمیوں کی وجہ سے پھیلے تھے پریس نوٹ میں مولانا مودودی کے اس فتوے کا بھی ذکر ہے کہ کوئی سرکاری ملازم حکومت سے وفاداری کا حلف نہیں اٹھا سکتا کیونکہ یہ حکومت غیر اسلامی ہے۔

غیر ملکی امداد۔ جماعت اسلامی کو ایسے ملکوں کی طرف سے بھی امداد مل رہی ہے جن کا رویہ پاکستان سے دوستانہ نہیں ہے حکومت کے پاس اس امر کے کافی ثبوت موجود ہیں اور اس معاملہ کی تحقیقات بھی کی جا رہی ہے جس کے مکمل ہونے پر تمام تفصیلات شائع کر دی جائیں گی۔

(سرکاری پریس نوٹ کا مکمل متن آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں)

جماعت اسلامی کے گرفتار ہونے والے کارکنوں کی فہرست

جماعت اسلامی کے جن کارکنوں کو گرفتار کیا گیا ہے ان کے نام درج ذیل ہیں:

لاہور: مولانا ابوالاعلیٰ مودودی۔ طفیل محمد۔ نصر اللہ خان عزیز۔ نعیم صدیقی۔ ولی اللہ۔ غلام جیلانی۔ پشاور: سردار علی خان۔ فضل معبود۔ راولپنڈی: فتح محمد۔ صدیق حسن گیلانی۔ کراچی: غلام محمد۔ صادق حسین۔ عفور۔ گوہر علی شاہ۔ ڈھاکہ: عبدالرحیم۔ غلام اعظم۔ ملتان: چوہدری نذیر احمد۔ نذیر احمد۔ اور خان غلام ربانی۔ سرگودھا: اسعد گیلانی۔ عبدالرحمٰن ہاشمی۔ مشتاق احمد۔ سوات: شیر علی خان۔ کیمبلپور: شمس الرحمٰن۔ منٹگمری: پیر محمد اشرف۔ بہاولپور: امیر الدین۔ ڈیرہ اسماعیل خان: معین الدین۔ رحیم یار خان: محمد نذیر مسلم۔ صادق آباد: محمد اشرف باجوہ۔ گوجرانوالہ: محمد اسلم۔ گجرات: سلطان احمد۔ حیدرآباد: محمد شوکت۔ جیکب آباد: احمد نور۔ جان محمد عباسی۔ سیالکوٹ: بہلوال خان ناگرا۔ ان کے علاوہ مسٹر صفدر حسن صدیقی۔ مسٹر فقیر حسین۔ مسٹر عبدالرحیم۔ مولوی چراغ الدین اور مسٹر محمد یعقوب طاہر کو نوٹس جاری کر دیئے گئے ہیں کہ وہ آئندہ جماعت کی سرگرمیوں میں شرکت نہ کریں۔

سری نگر میں جلسہ عام پر فائرنگ، پندرہ شہید

ہنگاموں کے سبب مقبوضہ کشمیر میں تمام کاروبار معطل ہے

سیالکوٹ ۷ر جنوری۔ سری نگر میں پولیس کی فائرنگ سے پندرہ افراد شہید اور تقریباً دو سو زخمی ہو گئے ہیں یہ لوگ موئے مبارک کی چوری کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے ایک جلسۂ عام میں شریک ہوئے تھے زخمیوں میں سے ۸۰ کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔

اطلاعات کے مطابق سری نگر کے مسلم رہنماؤں اور کارکنوں نے موئے مبارک کی چوری اور اس کے بعد مسلمانانِ وادی پر دہاں کی کٹھ پتلی حکومت کے تشدد کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے ایک جلسۂ عام منعقد کیا تھا پولیس نے پہلے حاضرین جلسہ پر لاٹھی چارج کیا اور جب محاذ استصواب کے سرگرم کارکن مسٹر غلام نبی تقریر کر رہے تھے تو پولیس نے حاضرین جلسہ پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ مسٹر غلام نبی نے کہا کہ موئے مبارک کی چوری ہندوستان کی مرکزی حکومت اور مقبوضہ کشمیر کی کٹھ پتلی حکومت کے درمیان طے شدہ سازش کا نتیجہ ہے اس چوری سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں یہ سازش نہ صرف مقبوضہ کشمیر کے بلکہ سارے عالم اسلام کے لئے کھلا چیلنج ہے

تقریر کے دوران حاضرین جلسہ ہندو سامراج مردہ باد کے نعرے لگا رہے تھے برسراقتدار وزیر اعلیٰ مسٹر شمس الدین کے غنڈوں نے نعرے لگانے والوں پر حملے کئے اور پولیس نے ان پر گولی چلائی۔

مقبوضہ کشمیر میں کاروبار معطل ہے اور زندگی پر جمود طاری ہو چکا ہے مقبوضہ کشمیر کی حکومت نے جلسے اور جلوسوں پر پابندی لگا دی ہے اور عوام کو متنبہ کیا ہے کہ خلاف ورزی کرنے والوں کو سخت سزا دی جائے گی۔

سری نگر ریڈیو تھوڑے تھوڑے وقفوں کے بعد یہ اعلان نشر کر رہا ہے جس میں عوام سے کہا جا رہا ہے کہ وہ کسی قسم کے جلسے اور جلوس نہ نکالیں یاد رہے کہ موئے مبارک کی گمشدگی کے بعد مقبوضہ کشمیر میں احتجاجی مظاہروں کا سلسلہ شروع ہوا تھا بعد میں موئے مبارک کی نام نہاد بازیابی کے اعلان سے کشمیری عوام کو مطمئن نہ کیا جا سکا اور اس اعلان کے باوجود پرامن جلوس اور مظاہرے جاری رہے چنانچہ اب حکومت ہندوستان نے ان پرامن مظاہروں کو ختم کرانے کے لئے بھی سخت سزاؤں کی دھمکی دی ہے سری نگر میں مقبوضہ کشمیر کی حکومت نے ایک پریس نوٹ جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ جو لوگ دوسروں کو کام پر جانے سے روکیں گے یا روکنے کی کوشش کریں گے انہیں بھی سخت سزا دی جائے گی۔

مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے استقبالیہ تقریب

بقیہ صفحہ اول

مبلغ آئیوری کوسٹ مکرم قریشی مقبول احمد صاحب اور مبلغ مشرقی افریقہ مکرم منیر الدین احمد صاحب شامل تھے نیز اسی تقریب میں سابق مبلغ برما مکرم چوہدری منیر احمد صاحب عارف کو جو اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے عنقریب بیرون پاکستان تشریف لے جا رہے ہیں مجلس مقامی کی طرف سے الوداع بھی کہا گیا۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مشرقی افریقہ کے مکرم یوسف عثمان صاحب نے کی ازاں بعد مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب مہتمم مقامی مجلس مرکزیہ نے مبلغین اسلام کی خدمت میں خوش آمدید والوداع کا مشترکہ ایڈریس پیش کیا ازاں بعد تشریف لانے والے مبلغین کی طرف سے مکرم حافظ بشیر الدین صاحب عبیداللہ صاحب نے اور عنقریب باہر تشریف لے جانے والے مبلغ اسلام مکرم چوہدری منیر احمد صاحب عارف نے اپنی جوابی تقاریر میں مجلس مقامی کا شکریہ ادا کیا آخر میں صاحب صدر محترم مولوی محمد صاحب نے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے پر مبلغین کرام کو خراج تحسین ادا کیا اور خدمت اسلام کے ضمن میں ان کی مساعی کو سراہا آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

اعلان

ایک احمدی نوجوان جو کہ ایم۔ ایس سی بی۔ ایڈ ہیں اور کراچی میں ملازم ہیں ٹیوشن کے خواہاں ہیں۔ اگر کسی دوست کو میٹرک (سائنس انگلش، حساب) یا ایف۔ ایس سی اور بی۔ ایس سی (کیمسٹری) کے طالب علم کے لئے ٹیوشن درکار ہو تو مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ کراچی سے ملیں۔